Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (i)

جواب:- مکتب: مکتب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی لکھنے کی جگہ یا میز کے ہیں۔ مکتب کا لفظ عموماً ابتدائی تعلیم کے ایسے مدارس کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جہاں طالب علم کو فن سکھایا جاتا تھا۔ ایسے مکاتب محلے کے گھر یا مسجد میں قائم کیے جاتے تھے۔ مدرسے میں پڑھانے والے استاد کو معلم کہتے ہیں۔

مدارس:- مدارس جمع ہے مدرسہ کی۔ مدرسہ کے معنی درس کے ہیں اور درس کے معنی سبق کے ہیں یعنی سبق یاد کرنے کی جگہ مدارس ایسے کالجز کے لیے استعمال ہوتا تھا جن کی ضرورت مکتب کی تعلیم کے بعد پیش آتی تھی۔ یہ عموماً مسجد کے ساتھ یا کسی مختلف جگہوں پر قائم ہوتے تھے مدرسے میں پڑھانے والے استاد کو مدرس کہتے ہیں۔ یہاں قدیم اور سائنس کے علاوہ مختلف زبانیں بھی سکھائی جاتی تھی اساتذہ کے لیے تنخواہ اور طلبہ کے لیے وظائف مقرر کیے جاتے تھے۔

Q. No. 2 Part (ii) سوال نمبر 2 جز (ii)

جواب:- امام غزالی نے مضامین کی حد بندی کی ہے نصاب کو لازمی مضامین اختیاری مضامین میں تقسیم کیا۔

لازمی مضامین:- امام غزالی لازمی مضامین کو فرض عین قرار دیتے ہیں ان کے خیال میں ان مضامین کا حصول ہر مسلمان کے لیے لازمی ہے۔ اس میں وہ اسلام کے بنیادی عقائد کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں قدروی معاملات کے علوم کو شامل کرتے ہیں

اختیاری مضامین:- اختیاری مضامین کو امام فرض کفایہ کا نام دیتے ہیں۔ اس میں وہ مضامین شامل ہیں جن کے بغیر معاشرے کا کاروبار نہیں چلتا۔ اگر ان مضامین کو جاننے والے افراد مناسب تعداد میں موجود ہوں تو معاشرے کا کاروبار چلتا رہے گا اس لیے اس کو فرض کفایہ کا نام دیا گیا ہے اس مضامین میں زراعت، تجارت، طب، پارچہ بافی علم السیاسیات وغیرہ شامل ہیں۔

Q. No. 2 Part (iii) سوال نمبر 2 جز (iii) جواب :-

مانیٹوریل سسٹم :- ہندوستان کے مسلمانوں کے نظامِ تعلیم میں مانیٹوریل سسٹم بھی رائج تھا۔ اس سسٹم کے تحت اعلیٰ درجے کے طالب علم اپنا زمانۂ علمی میں پڑھی ہوئی کتابیں چھوٹی جماعت کو پڑھاتے تھے اور نظم و نسق کی ذمہ داری بھی ان پر عائد ہوتی تھی۔ یہ طریقہ بہت ہی کامیاب اور مفید ثابت ہوا۔ اس میں معلم کی بھی فراغت کی ادائیگی میں آسانی ہوتی تھی اور ساتھ ساتھ طالب علم اپنا فرض بھی ادا کرتے تھے۔ اس طریقے میں بہت سی صلاحیتیں پروان چڑھتی اور قابلیت میں بھی اضافہ ہوا۔

Q. No. 2 Part (iv) سوال نمبر 2 جز (iv) جواب :-

درسِ نظامی کی خصوصیات :-

درسِ نظامی کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

i) اس نصاب میں فلسفہ اور منطق وغیرہ کی نسبت قرآن و حدیث پر توجہ کم دی۔

ii) اس نصاب میں تاریخ اور جغرافیہ جیسے اہم مضامین شامل نہیں تھے۔

iii) صرف نحو کی کتابیں شامل تھی۔

iv) درسِ نظامی کی ایک خصوصیات یہ تھی کہ نحو مطالعہ قوی ہو جاتا ہے۔

v) درسِ نظامی میں فہم اور تعلیم کی وسعت کی بجائے تعلیم کی تدبر اور سوچ پر زیادہ زور دیا گیا۔

سوال نمبر 2 جز (v) Q. No. 2 Part (v)

جواب: قومی تعلیمی پالیسی 1998-2010 کے مقاصد کی فہرست درج ذیل ہیں:

i) نصاب کو اسلامی اصولوں کے عین اور تعلیمات کے مطابق ڈھالنا۔
ii) رسمی تعلیم اور ثانوی تعلیم کو عام کرنا تاکہ ابتدائی تعلیم عام ہو سکے۔
iii) ڈراپ آؤٹ ریٹ مسلسل جاری رکھنا۔
iv) کمپیوٹر کو عمرہ ٹھاعت کے لیے موثر استعمال بنانا۔
v) طلبہ کو فنی و پیشہ وارانہ تربیت کے حصول کے قابل بنانا۔
vi) استاد کا موثر ڈھانچہ تشکیل دینا۔
vii) قومی یک جہتی اور یکجہتی کو فروغ دینا۔
viii) شرح خواندگی میں اضافہ کرنا۔
ix) غریب اور نادار طلبہ کے لیے تعلیم مفت دینا اور والی امداد فراہم کرنا۔

سوال نمبر 2 جز (vi) Q. No. 2 Part (vi)

جواب: پہلی تعلیمی کانفرنس 1947 میں قائداعظم کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

i) ہم بحیثیت ایک آزاد اور اسلامی نظریہ قوم کو اپنے نظام تعلیم کی تاریخ و ثقافت کو زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔
ii) دنیا میں وقوع پذیر ہونے والی تعلیمی ترقیوں پر نظر رکھنا چاہیے۔
iii) علم صرف بنیادی اور نظری علوم نہیں بلکہ علمی و فنی پیشہ اور سائنسی ترقی کا نام ہے۔
iv) اپنی نئی نسل کی تربیت اس طرح کرنا کہ ان میں احساس ذمہ داری و امانت داری و قومی جذبہ پیدا ہو۔
v) تعلیم کے ذریعے ایسی تربیت یافتہ مانپر ٹیم اور افراد لانا کہ ملک میں ترقی ہو سکے۔

Q. No. 2 Part (vii) سوال نمبر 2 جز (vii)

جواب:-

تعلیم نسواں کی کمی کی وجوہات:-

- آبادی میں اضافہ
- غیر موزوں نصاب
- تعلیمی اداروں میں دوری
- مراعت پسندی
- غربت
- ترک مدرسہ

Q. No. 2 Part (viii) سوال نمبر 2 جز (viii)

جواب:

ترک مدرسہ:-

ترک مدرسہ سے مراد طلبہ کا تعلیمی سلسلہ چھوڑ دینا یا مکمل نہ کرنا۔ طلبہ ترک مدرسے کی تعلیم کو چھوڑ دیتے ہیں اور تعلیم سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔ ترک مدرسہ کی کئی وجوہات ہو سکتی ہے جس میں غلط ماحول، غربت، گھریلو ماحول اور معاشرتی مسائل ہو سکتے ہیں۔ طلبہ ان سب کی بنا پر تعلیم مدرسہ کا سلسلہ ترک کر دیتا ہے اور نئی رکاوٹیں بچے کو ترک مدرسہ پر مجبور کرتی ہیں۔

Q. No. 2 Part (ix) سوال نمبر 2 جز (ix) جواب :-

نظم و ضبط :- نظم و ضبط سے مراد کہ انسان اپنی زندگی میں کام کو ترتیب سے انجام پائے۔ جس میں وقت کی پابندی، ذمہ داری پیروی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ نظم و ضبط کی معاشرے میں بہت زیادہ اہمیت ہے اس کے بغیر نہ تو کوئی فرد اور معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط کے فقدان کی نشاندہی ہوتی ہے جس میں سے درج ذیل ہیں۔

- تعلیمی سہولتوں کا فقدان
- آبادی میں اضافہ
- اساتذہ کا رویہ
- گھریلو مسائل
- دیگر وجوہات

Q. No. 2 Part (x) سوال نمبر 2 جز (x) جواب :-

تعلیم میں سرمایہ کاری سے مراد تعلیم سے متعلقہ وسائل میں سہولیات فراہم کرنا۔

i) تعلیم میں سرمایہ کاری سے اسکول اور کالجوں کا معیار بلند ہوتا ہے۔

ii) طلبہ کو معیاری تعلیم حاصل ہوتی ہے۔

iii) اساتذہ کی قابلیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

iv) تعلیم میں سرمایہ کاری سے متعلقہ وسائل میسر ہوتی ہے جس سے افراد آگاہ ہوتے ہیں اور ان سے افراد کو نئی چیزیں سیکھنے کو ملتی ہیں وہ نئے خیالات سے آگاہ ہوتے ہیں متعلقہ وسائل کی وجہ سے افراد کو روزگار میسر ہوتے ہیں۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

تفصیلی سوالات کے جوابات :

س ۳ :۔ امام غزالیؒ کا تعارف پیش کیجیے نیز امام غزالیؒ کی تجویز کردہ تدریسی طریقے تفصیلاً لکھیے۔

"امام غزالیؒ"

آپ کا نام محمد امام غزالیؒ ہے۔ آپ نے تعلیم تربیت کے شعبہ میں بہت سی خدمات انجام دیں۔ اہل مغرب آپ کو یاد مانتے تھے۔ آپ بہت سی یورپی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ آپ درس نظامیہ مدرسہ بغداد میں رہے۔

تعلیمی تصورات :۔ امام غزالیؒ کے نزدیک حقیقت تک رسائی تعلیم بغیر ناممکن ہے۔ بغیر علم کے ذریعے پیغام پہنچانا تلاوت ہی تھا اور حقیقی علم ہے۔ عقل انسان کا منبع ہے انسان عقل کے ذریعے غور و فکر کا ملکہ حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تعلیم کے ذریعے کائنات کو مسخر کرنے کی صلاحیت دی ہے۔ انسان کی سب سے بڑی فضیلت علم ہے علم ساکن نہیں بلکہ رواں دواں ہے اس میں وقت اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ علم میں اخلاق و ملزم لازم ہیں۔ وہ علوم جو انسان کے لیے لازمی اور مفید ہیں جن میں قرآن علم و فقہ مختلف پیشوں کا علم شامل ہیں اُس امام محمود کے بقول وہ علوم جن میں انسان کے لیے نقصان یا بے ہودہ ہوں امام مزم کرتا ہے ہیں

(Section C)

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

مقاصد تعلیم: امام غزالی کے نزدیک مقاصد تعلیم کا مقصد عقل ہیں اور دینی تعلیم کو جاننا انہوں نے تعلیم میں تدریسی طریقے درج ذیل کیے ہیں

- **معرفت الٰہی کا حصول:** امام غزالی کے نزدیک تعلیم کا اولین مقصد معرفت الٰہی کا حصول یعنی ذات باری تعالیٰ کو پہچاننا ہے۔ اس کا حصول اس طرح علم سے کہ انسان حقیقت تک رسائی حاصل کرے اور ذات باری تعالیٰ کو پہچانے۔
- **خدائے الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا:** امام غزالی کے نزدیک تعلیم کا دوسرا مقصد خدائے الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے اور خود کو اللہ کا فرمانبردار مانتا ہے۔ آوارسادی کو اپنی اللہ کے مطابق ڈھالنا ہے
- **اخلاقی اقدار کو فروغ:** تعلیم کا تیسرا مقصد اخلاقی اقدار کو فروغ دینا ہے۔ انسان کو کسی ساتھ اخلاق سے پیش آنے۔ اس میں حضرت محمد کی تعلیمات پر زور دیا ہے جیسے کہ احساس ذمہ داری، اخلاق پاکیزگی وغیرہ شامل ہیں۔
- **اعلیٰ کردار کی تشکیل:** تعلیم کا مقصد اعلیٰ کردار کی تشکیل کرنا ہے انسان زندگی کے ہر شعبے سے سیکھتا ہے اچھائی اور برائی کی تمیز کرتا ہے۔ نیکی اور بدی میں فرق جانتا ہے نیکی کو اپناتا ہے اور برائی کرنے سے گریز کرتا ہے اس طرح وہ زندگی کے ہر شعبوں میں کامیاب ہو گا۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

• **دنیاوی ضروریات کا خیال:** امام غزالی کے نزدیک انسان کو اپنی دنیاوی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔ انسان کو اتنی تعلیم حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ آرام سے گزر بسر کر سکے۔ اسلام میں حلال طریقے سے روزی کمانے کا کہا گیا ہے محنت کرنے والے کو اللہ کا دوست کہا گیا ہے۔ اسلام میں انسان کو محنت کرنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق رہتے ہوئے اپنی دنیاوی ضروریات کو پورا کر سکے۔

• **ذہنی استعداد کے مطابق تعلیم دینا:** امام غزالی کا ماننا ہے کہ طلبہ کو ان کی ذہنی استعداد کے مطابق تعلیم دینی چاہیے اور استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی نفسیات کو مدنظر رکھے۔

• **نصاب تعلیم:** امام غزالی نے مضامین کی درجہ بندی کرتے ہوئے لازمی مضامین اور اختیاری مضامین میں تقسیم کیا ہے۔

• **لازمی مضامین:** امام غزالی لازمی مضامین کو فرض عین قرار دیتے ہیں ان کے خیال میں ان مضامین کا حصول ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اس میں وہ اسلامی بنیادی عقائد کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں ضروری معاملات و عبادات کے علوم کو شامل کرتے ہیں۔

• **اختیاری مضامین:** اختیاری مضامین کو امام فرض کفایہ کا نام دیتے ہیں اس میں وہ مضامین شامل ہیں جن کا معاشرے کی بقا میں کاروبار میں چلتا ہے اس میں مضامین کو چلانے والے افراد مناسب تعداد میں موجود ہوں تو معاشرے کا کاروبار چلتا رہتا ہے ان میں زراعت، تجارت، عبادت، پارچہ بافی، علم السیاسیات وغیرہ شامل ہیں۔

(Section C)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

قومی تعلیمی پالیسی 1979ء پر جامع نوٹ لکھیں۔

قومی تعلیمی پالیسی 1979ء:

سابقہ حکومتوں کی طرح 1977ء میں جنرل ضیاء الحق نے حکومت سنبھالنے کے بعد تعلیمی حالات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کانفرنس بلائی۔ تعلیمی اصلاحات کو جمع کرنے کا انتظام کیا گیا اور یہ پالیسی بنائی گئی۔ جناب محمد خان جونیجو 1979ء میں یہ پالیسی شائع کی۔

• **مخلوط تعلیم:** اس پالیسی میں تجویز کیا گیا کہ پہلی سے آٹھویں جماعت تک تعلیم مفت ہوگی اور اس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم لازمی کی جائیگی اور سکولوں کو سہولتیں بھی دی جائیں گی اور اس درجے کی تعلیم مفت ہوگی۔

• **مساجد سکول:** اخراجات بچانے اور علاقہ کے فائدہ کے لیے اس پالیسی میں طے کیا گیا کہ مساجد سکول قائم کیے جائیں۔ اس میں قرآن حکیم اور مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ ابتدائی تعلیم کے دوسرے مضامین بھی شامل کیے جائیں گے۔ استاد کی مدد کے لیے مسجد میں تربیت یافتہ استاد کا تقرر کیا جائے گا شروع میں پانچ ہزار مساجد سکول کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔

• **محلہ سکول:** علاقے کے مواشرے میں کچھ پڑھی لکھی خواتین ایسی ہیں جو اپنی فراغت کے اوقات

(Section C)

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

ماحول کی وجہ سے گھر سے باہر نکل کر کام نہیں کر سکتی ہے ایسی خواتین نے اپنے گھروں میں ہی فارغ وقت میں بچوں کو قرآن و تجوید کی تعلیم دینا ہوتی ہے یا کچھ خواتین گھروں میں بیٹھ کر سلائی اور کڑھائی کا کام جاری رکھا ہوا ہوتا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی میں تربیتی و تربیت کی اس نظر انداز شدہ میں فائدہ اٹھانے کے لیے پڑھی لکھی خواتین کے ذریعے پروگرام چلانے کا انتظام کیا۔ اس میں غریب تعلیم یافتہ خواتین اور طلبہ کے سفید اور دیگر سامان دیا جائے جو پرانے اعتقادیات شامل کیا جائے۔ اور بڑی عمر کی خواتین کی تربیت کو شامل کیا جائے۔

• **دیہی دارالکتاب:-**

تعلیم حاصل نہ کرنے والے یا تعلیم ادھورا چھوڑ دینے والے بچوں کی تربیت کا کوئی انتظام نہیں تھا جو کہ ایک بڑا دیہی دارالکتاب کھولنا کا فیصلہ کیا تاکہ طلبہ اور جتنے بھی افراد ہے جو تعلیم حاصل کرتے ہیں قائم یہ اس کے ذریعے پیشہ اختیار کریں۔ اس میں تربیت یافتہ عملے کے علاوہ پیشہ ور لوگوں کی مدد سے پروگرام بنایا گیا۔

• **اسلامی مدارس:-** اسلامی مدارس کی تعلیم جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اس لیے اسلامی مدارس قائم کیے جائے۔ اسلامی مدارس ایسے ہو جس میں حکومت کو دخل نہیں

(Section C)

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

میں دیتی۔ اس کے ابتدائی میں عربی زبان و ادب کی تعلیم کے فروغ کے لیے اسلامی مدارس قائم کیے جائیں۔

• **اسلامیات اور مطالعہ پاکستان:** اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا اور کہا گیا اس کی تعلیم ہر ادارے میں شامل کی جائے۔ اس کوشش کے بعد اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کی تعلیم کو نصاب میں شامل کیا گیا۔

• **قومی تحویل:** تعلیمی اداروں کو 1972ء میں تحویل میں لیا گیا تاکہ بعد میں قومی تحویل اداروں کو مکمل تحویل شامل کیا گیا۔

• **یونیفارم:** پالیسی کے تحت تمام سرکاری اداروں کا یونیفارم ایک جیسا ہوگا۔ لڑکیوں کے لیے کیا رنگ کی پتلی قمیض شلوار قرار دیا گیا اور دوپٹے کا رنگ ادارہ خود منتخب کرے گی اور سردیوں میں بھی اضافی لباس دیا جائے گا۔

• **ذریعہ تعلیم:** اس پالیسی میں ذریعہ تعلیم اردو کو بنایا گیا اس پالیسی میں اردو کو مکمل طور پر سے ترقی فروغ دینے کی بات کی گئی اس میں کہا گیا کہ تمام تعلیمی اداروں اور سرکاری دفتروں میں اردو کو استعمال کیا جائے درسی کتب کو اردو میں شائع کیا جائے۔ تعلیم کے فروغ کے لیے اردو کا زیادہ سے زیادہ استعمال کو بڑھایا جائے۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

س 5: تحریک علی گڑھ کے اثرات کا اجمالی جائزہ پیش کیجیے؟

"تحریک علی گڑھ کے اثرات"

تحریک علی گڑھ کوئی اتفاقی شے نہیں تھی بلکہ یہ ایک ایسی تحریک تھی جس میں مسلمانوں کی اقتصادی اور سماجی زندگی کے ہر پہلو کو بدلنے کی کوشش کی گئی۔ اس تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں پر بہت سے اثرات ڈالے۔ اس تحریک علی گڑھ کو جو کہ سرسید کی تحریک بھی کہا جاتا ہے بہت سی کامیابی حاصل ہوئی اس کے اثرات درج ذیل ہیں:

• **مغرب تعلیم کو فروغ:** تحریک علی گڑھ کو ایک تعلیمی اور مذہبی تحریک تھی۔ اس تحریک میں سرسید احمد نے مسلمانوں کو جدید مغربی علوم کی طرف راغب کیا۔ سرسید احمد خان اس تحریک میں بہت کامیاب ہوئے۔ تحریک علی گڑھ کی وجہ سے ہی مغربی علوم کی تعلیم کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ تحریک علی گڑھ کی بدولت فروغ حاصل ہوا۔ یہ وہ تحریک تھی جس میں مسلمانوں کو معاشی، سیاسی ترقی میں فروغ حاصل ہوا۔

• **مسلم اتحاد:** یہ تحریک مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم میں جمع کیا گیا۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے اس میں بنیادی اہم کردار ادا کیا۔ تحریک علی گڑھ کا مقصد مختلف تعصبات سے پاک اور قومی

(Section C)

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

جنہوں نے مشہور خطبے انہوں نے اس تحریک کو چلانے میں بہت اہم کردار ادا کیا اور تمام مسلمانوں کے سامنے اجاگر کیا۔

• **انگریزوں سے معاملت:** 1857ء میں جنگ آزادی کی ناکامی میں مسلمانوں کو بہت ہی زیادہ نقصان کا سامنا پڑا۔ مسلمانوں کی تعلیمی اور معاشرتی حالات بہت خراب تھی۔ انگریز جو کہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے خواہاں تھے کیونکہ ان کے خیال میں جنگ آزادی کی ناکامی کی ذمہ داری مسلمانوں کی ہیں۔ لہٰذا سرسید نے اس مظلومیت کی تقریر دور کیا۔ تعلیم کے میدان میں اصلاح کا کردار انگریز اور مسلمانوں کے درمیان انہوں نے اپنی کتاب "اسباب بغاوت ہند" میں جس جرأت کا سامنا کیا وہ آزادی کی لڑائی تھی میں نہیں۔ اس کتاب میں سرسید احمد خان نے انگریزوں اور مسلمانوں کے خیالات کے بارے میں کامیاب ہوئے۔

• **پاکستان کا نظریاتی محلہ:** سرسید کو پاکستان کا بانی کہا جاتا ہے انہوں نے بہت سے ادارے قائم کیے جس میں مسلمانوں کو جدید علوم سے آگاہ کیا جاسکتا تحریک علی گڑھ بہت اہمیت کا حامل کردار ہیں میں استاد اور شاگرد کا مسئلہ رابطہ دیتا تھا۔ تحریک علی گڑھ کے طلبہ نے تحریک علی گڑھ کو بڑھانے کے لیے تن من کی بازی لگا دی۔

• **اردو زبان کو فروغ:** اس تحریک میں اردو زبان کو فروغ حاصل ہوا۔ فارسی زبان کو

(Section C)

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)

سرکاری سطح پر فیصلہ کیے اردو کو سرکاری زبان کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس سے بہت سی کتابوں کا ترجمہ اردو میں کیا گیا جن لوگوں کو انگریزی زبان حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا وہ بھی علمی ترقی سے واقف ہو سکے۔ سرسید نے بہت سی کتابیں اردو میں لکھی جس میں سیاسیات، اقتصادیات، عمرانیات کی کتابیں شامل تھی اس کے ترجمے اتنے سلیس اور محاورے پر مبنی کہ پڑھنے والے کو یہ احساس نہ ہوتا کہ وہ کسی کتاب کا ترجمہ پڑھ رہا ہے۔

• **مسلمانوں کی معاشی خوشحالی:** اس تحریک کا مسلمانوں کی معاشی خوشحالی پر بھی اثر ہوا کیونکہ مسلمان اپنی سیاسی و مذہبی معاشی حالت بہت خراب تھی اس تحریک نے مسلمانوں کی تعلیمی میں دلچسپی لی واپس ملی جس سے افراد کا معیار بڑھا اور وہ واپس اپنی معاشی ترقی پر واپس آئے افراد نے مختلف سائنسی پیشے جس سے ان کو حصول روزگار میسر ہوا اور مسلمانوں کی معاشرتی اور معاشی حالت بہتر ہوئی۔

• **عبادت پسندی:** سرسید کہا کہ ایک ہاتھ میں ہمارے (Natural Science) اور دوسرے ہاتھ میں کلمے کا تاج ہے اس وجہ سے ہمیں دونوں طرح کی تعلیم کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔